ایمان اور قیادت

قیادت اور ایمان لازم و ملزوم ہیں۔ ایک مبدا ہے تو دوسرا نتیجہ ایک ظاہر ہے تو دوسرا باطن ایک جڑ ہے تو دوسرا تنا۔

قیادت اٹھنے' پکارنے کام پر لگنے اور لگانے کا نام ہے۔ یہ کام بغیر ایمان اور یقین کے ممکن نہیں ہیں۔ قیادت کے اعلیٰ مقام پر صاحب ِ ایمان ہی فائز ہو سکتا ہے۔ ایمان ہی کی بدولت عزم و ارادے کی وہ قوت فراہم ہوتی ہے کہ پہاڑ پاش پاش ہو جاتے ہیں اور لہریں کسی اور طرف کا رخ کر لیتی ہیں۔ اخلاص' استقامت' صبر' حکمت' اجتہاد' جہاد --- یہ سب کچھ جو قیادت کے شعار کا جز ولاینفک ہے' ایمان کی بنیاد پر ہی ظاہر ہو سکتا ہے۔

ایمان اندرونی محرکات کو گرفت میں لینے کا نام ہے' جب کہ قیادت بیرونی عوامل کو ہموار کرنے کا کام ہے۔ قائد اعلیٰ کہلانے کا مستحق کوئی صاحب ایمان ہی ہو سکتا ہے۔ اس کے کردار کا معیار یہ ہے:

۱- وہ سچائی کو سیدھے اور آسان طریقے سے پیش کر دیتا ہے۔

۲- وہ اپنا سب کچھ پہلے وقف کر دیتا ہے۔ اسی لیے لوگ اس کی بات کو مان لیتے ہیں اور پیچھے چل پڑتے ہیں۔

۳- اس کا ارادہ مضبوط' عزم راسخ اور مجاہدہ پختہ ہوتا ہے۔

۴- اس کی نظر حق اور حقیقت پر رہتی ہے۔

۵- وہ وسائل اور حیثیت سے کہیں زیادہ آگے بڑھ کر اقدامات کرتا ہے۔ نہ خود کبھی رکتا ہے' نہ اس کو روکا جا سکتا ہے۔

۶- وہ مستقبل کو حال کے قریب لے آتا ہے۔

۷- قیادت اس کا فطری عمل ہوتا ہے۔ وہ کسی مصنوعی لبادے کا محتاج نہیں ہوتا ہے۔